کشمیر مجاہد کالونی ریزیڈنشیل ویلفیئر سوسائٹی

تعارف:

کشمیر مجاہد کالونی 4 ایکڑ اراضی پر مشتمل کراچی شہر کے **ضلع** جنوبی، صدر ٹاؤن کے علاقہ سول لائنز میں واقع ہے۔ کالونی کے شمال میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد روڈ، جنوب میں ریلوے یارڈ، مغرب میں سول لائنز تھانہ اور شیخ سلطان ٹرسٹ بلڈنگ اور مشرق میں کلفٹن برج واقع ہے۔ اس کے علاوہ اس آبادی کی ایک اور خصوصیت ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ ہاؤس، سندھ سے قریب ترین کچی آبادی ہے۔ یہ آبادی یونین کونسل نمبر 09، صوبائی اسمبلی کے حلقہ نمبر PS-112 اور قومی اسمبلی کے حلقہ نمبر NA-250 کا حصہ ہے۔ کالونی میں کل مکانات 225 ہیں اور آبادی 2,091 نفوس کے قریب ہے۔

تنظیم کا قیام کا پس منظر:

1948ء میں کشمیر کی جنگ آزادی کے بعد مقبوضہ اور آزاد کشمیر کے دونوں حصوں سے کشمیری مجاہدین نے ہجرت کر کے مذکورہ جگہ پر آبادی بنالی اور کالونی کا نام بھی اس مناسبت سے کشمیر مجاہد کالونی رکھا گیا۔ آبادی کے قیام کے بعد بنیادی سہولتوں کے حصول اور علاقہ کو لیز کرانے کے لیے ہمارے اکابرین نے کشمیر مجاہد کالونی ریڈیشنل ویلفیئر سوسائٹی کا سنگ بنیاد رکھا جس کے قیام میں بانی اراکین حاجی محمد طیفل مرحوم اور چوہدری محمد سرور نے بنیادی کردار ادا کیا تنظیم کے قیام کے بعد مکینوں نے اجتماعی اور بنیادی سہولتوں کے حصول کیلئے تنظیم کے پلیٹ فارم سے جدوجہد کا آغاز کر دیا اور آج بھی ہم مالکانہ حقوق کے حصول اور آبادی کے تحفظ کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

تنظیم کے اغراض و مقاصد:

- کشمیر مجاہد کالونی ریزیڈنشیل ویلفیئر سوسائٹی کا کردار غیر سیاسی اور فلاحی ہوگا یعنی تنظیم کا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہوگا۔
- ہماری تنظیم علاقائی تعصب، رنگ و نسل اور مذہبی فرقہ واریت کے امتیازات سے بالاتر ہو کر صرف عوامی خدمت کرے گی۔
- علاقے کے عوام کے سماجی، معاشرتی اور علاقائی مسائل کے حل کیلئے اور ان کا معیار زندگی بہتر بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

تنظیمی ڈھانچہ و تفصیلی عہدیداران

صدر	رانا عاشق علی
سینئر نائب صدر	زمرو حسین شاہ
نائب صدر	محمد سلیم خان
جنرل سیکریٹری	چوہدری محمد طارق
جوائنٹ سیکریٹری	خالد حسین کشمیری
فنانس سیکریٹری	خالد حسین
سیکریٹری انفارمیشن	لیاقت علی
ویلفیئر سیکریٹری	راجہ محمد انور
آفس سیکریٹری	چوہدری محمد جاوید
اسپورٹس سیکریٹری	محمد مدثر بھٹی

ممبران

محمد صادق ، راجہ محمد مزمل ، سلیمان احمد ، محمد سرفراز ، خادم حسین ، اقبال حسین بھٹی ، ملک محمد مشتاق ، محمد عطاری ، محمد بشارت علی ، لہراسب بھٹی ، غلام مصطفےٰ ، محمد اختر ریاض ، محمد افضل ، ملک فاروق ، محمد تسلیم ، محمد شفیق ، محمد ظفر اقبال ، محمد اشرف ، محمد عباس ، محمد مشتاق ، عابد علی ، محمد نعیم طفیل ، چوہدری خان ، محمد پرویز ، محمد لطیف ، الطاف حسین

اہم سرگرمیاں

۱۔ تعلیم

۲۔ فراہمی آب

۳۔ سیوریج

۴۔ بجلی

۵۔ سوئی گیس

۶۔ ٹیلی فون

۷۔ صحت

۸۔ سی سی فلورنگ اور صفائی کا انتظام

۹۔ دوسری تنظیموں/اداروں سے رابطے وتعاون

۱۰۔ بے دخلی کے خطرات

۱۱۔ تحفظ آبادی اور مالکانہ حقوق کی جدوجہد

تعلیم:

تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ ہم نے اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے علاقہ میں اسکول کے قیام کی جدوجہد کی کالونی میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کلفٹن برج کے نیچے کی جگہ پر لڑکیوں کی تعلیم کے لیے اپوا گرلز اسکول اور ایک سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیکنڈری اسکول ہے البتہ کوئی پرائیویٹ اسکول موجود نہیں ہے۔ شہر کے گنجان آباد علاقے میں ہونے کی وجہ سے کالونی کے نزدیک بہتر تعلیمی سہولیات موجود ہیں جن میں جونیئر ماڈل اسکول (گرلز)، سندھ اسلامک کالج، گورنمنٹ کامرس کالج فار گرلز اینڈ بوائز اور کچھ مزید فاصلہ پر ڈی جے اور ایس ایم لاء کالج واقع ہیں۔ جبکہ کالونی میں ایک معروف کوچنگ سینٹر کمپیوٹر کی تعلیم کے علاوہ بھی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ ہمارے نوجوانوں میں حصول تعلیم کا رجحان موجود ہے۔

صحت:

ہم جگہ نہ ہونے کی وجہ سے کالونی میں سرکاری ڈسپنسری تو نہیں بنوا سکے مگر دیگر علاقوں کے برعکس ہم نے اپنے علاقے میں صرف ایم۔ بی۔ بی ایس ڈاکٹروں کو کلینک کھولنے کی اجازت دیتے ہیں۔ عطائی ڈاکٹروں کو کلینک کھولنے کی اجازت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ان کو جگہ کرائے پر دیتا ہے۔

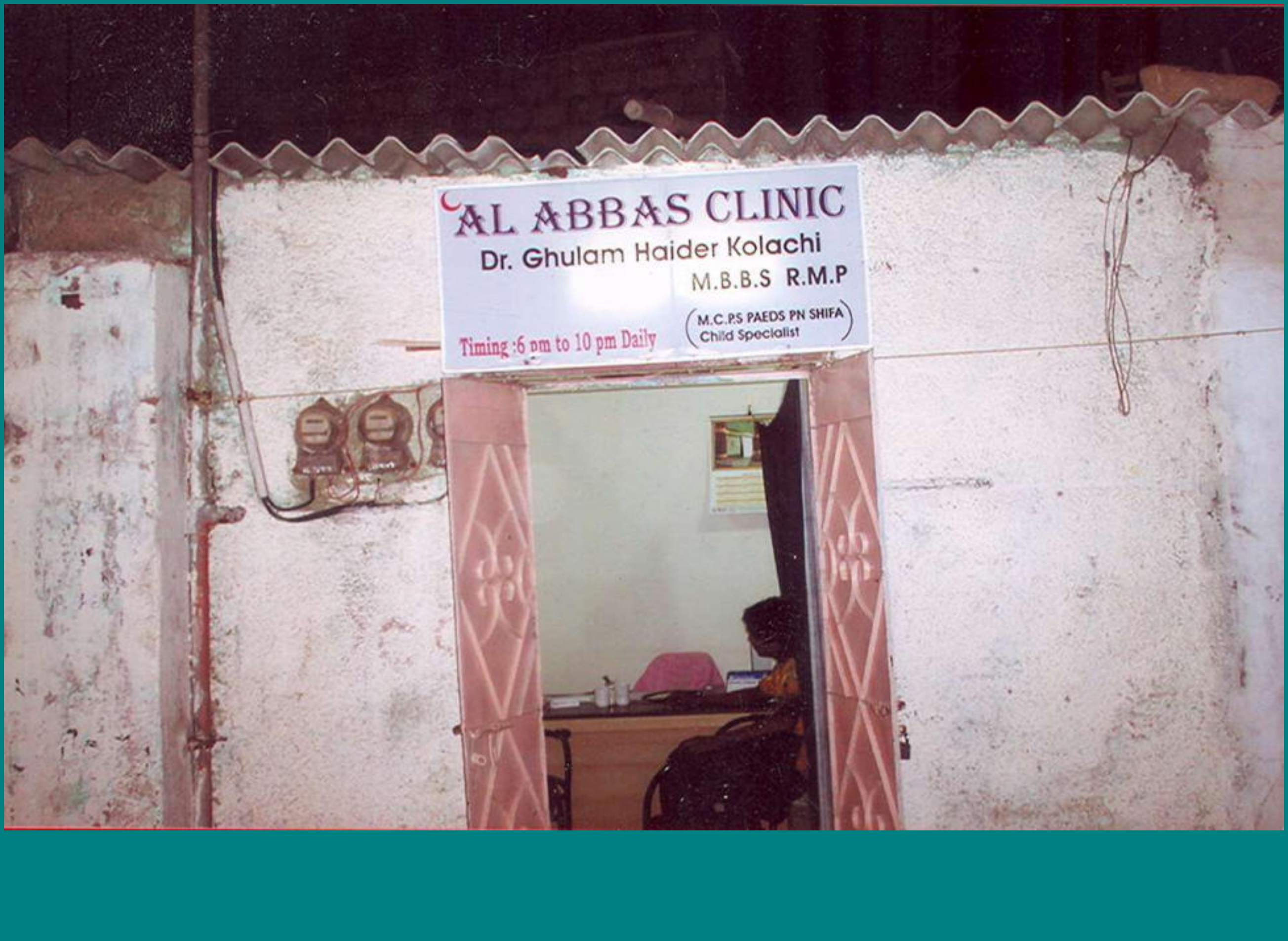

بجلی:

تنظیم کے تعاون سے 1983ء کے سال میں علاقہ کو بجلی کی فراہمی کا آغاز کیا گیا اوراس میں بھی ہمارے محسن جناب عبداللہ حسین ہارون نے بہت تعاون کیا۔
بعد ازاں تنظیم کی جدو جہد سے پورے علاقے میں بجلی کی فراہمی کا نیٹ ورک اور ایک پی ایم ٹی لگوائی گئی۔ اب علاقے کے تمام گھروں میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔ نیز کالونی میں اسٹریٹ لائٹ کا باقاعدہ انتظام ہے۔

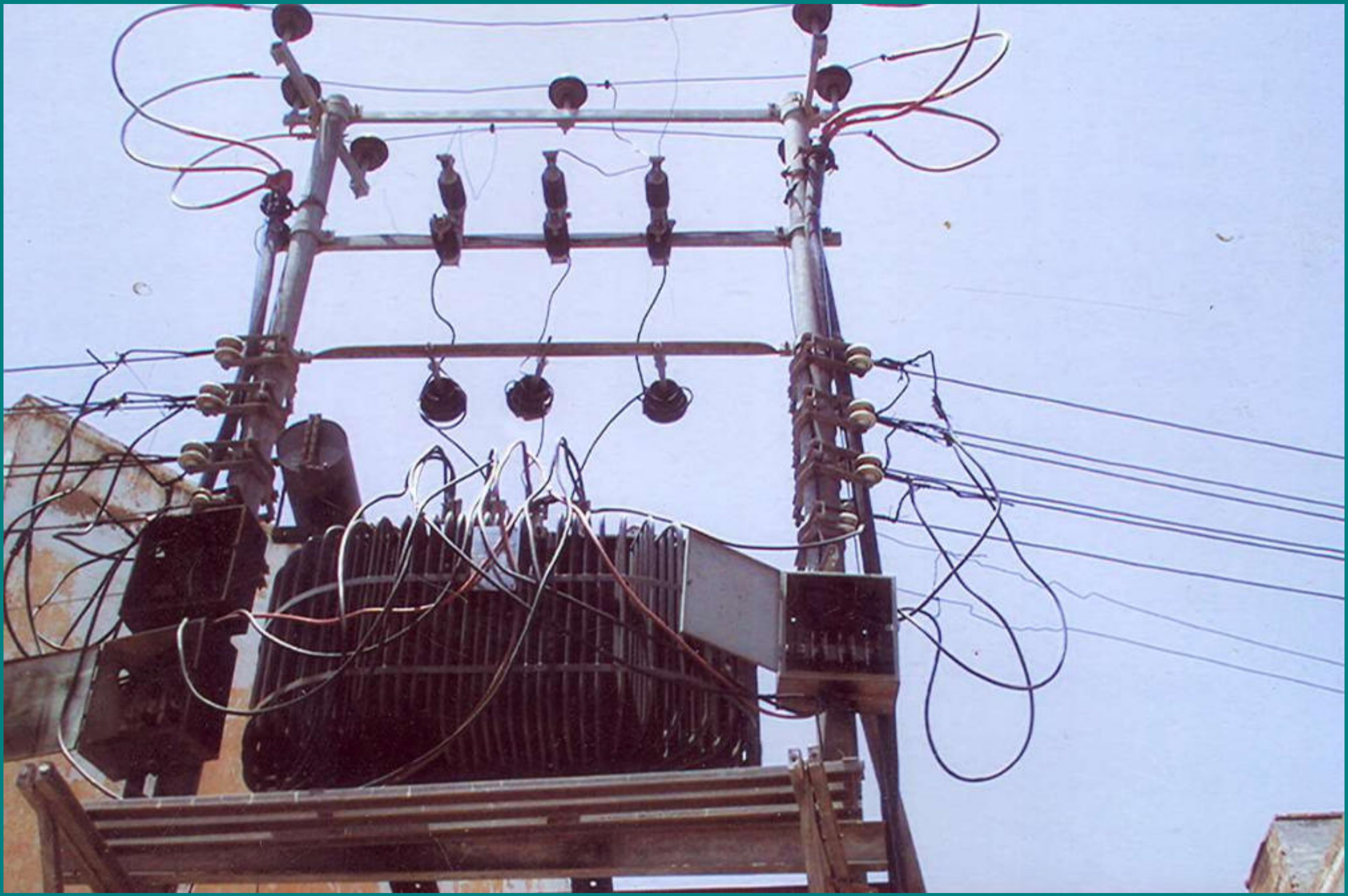

گیس:

تنظیم نے گیس کی سہولت حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن جدوجہد کی علاقے کا نقشہ بنوانے کے بعد سوئی گیس کمپنی میں فراہمی گیس کے درخواست دی۔ یہ معاملہ کافی عرصہ تک التواء کا شکار رہا۔ 1994ء میں کئی دفعہ سوئی گیس کمپنی کے اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کیں بالآخر 1994ء میں ہمیں سوئی گیس کی فراہمی عمل شروع ہوا جس سے اب تمام مکین مستفید ہورہے ہیں۔

ٹیلیفون:

تنظیم کی جدوجہد سے 1985ء میں مکینوں کو ٹیلی فون کی سہولت کی فراہمی کا عمل شروع ہوا۔ اب پورے علاقے میں ٹیلی فون نیٹ ورک موجود ہے۔

فراہمی آب:

کالونی کے قیام کے بعد مکین پبلک نل سے پانی بھرتے تھے۔ تنظیم نے فراہمی آب کے لیے متواتر ایڈووکیسی جاری رکھی بالآخر 1983ء میں علاقے سے منتخب ہونے والے کونسلر اور بعد میں اسپیکر سندھ اسمبلی جناب عبداللہ حسین ہارون نے فراہمی آب کے لیے 3 انچ قطر کی ایک سپلائی لائن ڈلوائی جس سے تمام گھروں میں کنکشن لئے گئے۔

سیوریج:

صحت وصفائی کے لیے علاقے میں سیوریج کی سہولت بنیادی کردار ادا کرتی ہے، شروع میں ہم نے اپنی مدد آپ کے تحت سیوریج لائن ڈالی تھی۔ بعد ازاں 1983ء میں ہی جناب عبداللہ حسین ہارون کے تعاون سے علاقہ میں مین سیوریج لائن ڈالی گئی اور اب تک علاقہ میں سیوریج کا نظام تسلی بخش ہے۔ کالونی کے ساتھ موجود سول لائنز نالہ بہتا ہے جس میں آبادی کا سیوریج ڈسپوزل ہے۔ گلیوں میں مکینوں نے اپنی مدد آپ کے تحت سیوریج لائنیں ڈالی ہیں۔

سی سی فلورنگ اور صفائی کا انتظام:

تنظیم کی کاوشوں سے علاقے میں گلیوں کی سی سی فلورنگ 3 بار ہوچکی ہے اور نیتجتاً کالونی کی تمام گلیاں پکی ہیں۔ صحت وصفائی کا مناسب انتظام ہے۔ گھروں سے اپنی مدد آپ کے تحت کچرا جمع کر کے کچرا کنڈی تک پہنچانے کا انتظام بھی ہے۔

بیدخلی کے خطرات

ہماری کالونی پاکستان ریلوے اور کے۔ایم۔سی کی لینڈ پر واقع ہے۔ کراچی سرکلر ریلوے کی بحالی کا پروجیکٹ شروع ہونے کی اطلاعات ہیں جس کی وجہ سے کشمیر مجاہد کالونی بھی متاثرہ آبادیوں کی فہرست میں شامل ہیں نیز پاکستان ریلوے نے کالونی میں سروے کرکے متاثرہ مکانات پر سروے نمبر 117 تا سروے نمبر 171 تک 54 مکانات پر بیدخلی کے نشانات بھی لگادئے ہیں۔ سروے کرتے وقت سرویئر اسٹاف نے بتایا تھا کہ متاثرین کو مارکیٹ ویلیو پر معاوضہ دیا جائے گا جبکہ اب معلوم ہوا ہے کہ متاثرین کو بن قاسم ٹاؤن میں لیاری ایکسپریس وے متاثرین کی طرز پر 80 گز کے پلاٹ کے ساتھ 50 ہزار معاوضہ دیا جارہا ہے جس سے مکان تو کجا چاردیواری بھی نہیں بن سکتی۔ ہماری تنظیم اور متاثرین نے مذکورہ آبادکاری کے منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ہمیں زمین کی قیمت اور تعمیرات کا معاوضہ مارکیٹ ویلیو پر دیا جائے یا پھر متاثرہ مقام سے 2 کلومیٹر کے اندر ہی 120 گز کے پلاٹ پر تمام بنیادی سہولیات کے ساتھ مکانات بنا کر دیئے جائیں۔ اس سلسلے میں ہم KCR متاثرین ایکشن کمیٹی کے پلیٹ فارم سے بھی بے دخلی کے اثرات/امکانات کم کرنے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

تحفظ آبادی اور مالکانہ حقوق کی جدوجہد:

ہماری آبادی کے مکینوں کا سب سے اہم مسئلہ انکی آبادی کی مستقلی (لیز) ہے۔ آبادی کی لیز کے لیے ریزیڈنشیل ویلفیئر سوسائٹی کے عہدے داران ہمیشہ سرگرم عمل رہے ہیں، سندھ کچی آبادی اتھارٹی، محکمہ کچی آبادی بلدیہ عظمیٰ کراچی کے اداروں کے ساتھ رابطے میں رہے، خط وکتابت کی لیکن اس آبادی کی مستقلی میں اہم رکاوٹ پاکستان ریلوے کا ادارہ ہے۔ پاکستان ریلوے کو سندھ کچی آبادی اتھارٹی اور کچی آبادی بلدیہ عظمیٰ کراچی نے زمین کی حد بندی کے لیے خط وکتابت کی ہے اور ابھی تک پاکستان ریلوے کی جانب حد بندی کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے اس آبادی کے مکین لیز سے محروم ہیں جبکہ لیز کے معاملے میں دوسرا فریق کے۔ایم۔سی کالینڈ ڈپارٹمنٹ ہے، یہ بھی معاملات حل کرنے کی بجائے لٹکائے رکھتا ہے حالانکہ آبادی کے مکینوں کے پاس 23 مارچ 1985ء سے قبل کے شناختی کارڈ، ڈومیسائل اور پی آر سی سمیت راشن کارڈ اس بات کے شواہد ہیں کہ یہ آبادی 23 مارچ 1985ء سے قبل آباد تھی۔ سندھ کچی آبادیز قوانین کے تحت ہماری آبادی لیز کی حقدار ہے۔ پاکستان ریلوے اور سٹی گورنمنٹ سے اپیل ہے کہ وہ اس نصف صدی پرانے مسئلے کو باہمی مشاورت سے حل کریں اور ایسا حل تلاش کریں کہ عوام کا یہ دیرینہ مسئلہ بھی حل ہو جائے اور آبادی کے مکینوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ وہ نصف صدی کے بعد ہی سہی کم ازکم اس زمین کے مالک تو ہیں جہاں وہ تین پشتوں سے رہائش پذیر ہیں۔

سماجی تنظیموں سے رابطے

ہماری تنظیم انسانی بنیادی حقوق کے حصول کیلئے سرگرم عمل تمام تنظیموں/اداروں سے رابطے میں رہتی ہے۔ فورمز اور سیمینارز میں شرکت کی جاتی ہے اور باہمی مفاد کے امور میں تعاون کیا جاتا ہے۔ اربن ریسورس سینٹر اور اورنگی پائلٹ پروجیکٹ کے تعاون ہماری کالونی کی کیس اسٹڈی کے کتابچہ کی اشاعت ہوچکی ہے۔ نیز ہم اس پریزنٹیشن پر URC کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں ایک نئی راہ دکھائی ہے اور ہماری حوصلہ افزائی کی ہے۔